جب یہ نکاح ہوا ہی نہیں تو خلع یا فسخِ نکاح کی کسی کارروائی کی ضرورت نہیں۔ اسی طرح اس صورت میں عدّت بھی نہیں۔ البتہ دوسرا نکاح پیش نظر ہو تو تین ماہ انتظار کرلیا جائے یہ بہتر ہوگا۔

نکاح نامہ یا دیگر دستاویزات موجود ہوں تو اسے کینسل کروانے کے لیے کسی قانونی مشیر سے مدد لینا مناسب ہوگا۔ اسی طرح اس چیز کا اندیشہ ہو کہ وہ قادیانی شخص یا اس کے متعلقین کوئی نقصان پہنچا سکتے ہیں، یا کوئی قانونی کارروائی کرسکتے ہیں تو اس سے تحفظ کے لیے کسی ماہر قانون سے مشورہ کرلینا چاہیے اور اس کی بتائی ہوئی تدابیر پر عمل کرنا چاہیے۔ سماجی دباؤ اور تحفظ بھی کارگر ہوسکتا ہے۔ اپنے اہل خاندان، پڑوسیوں اور محلہ والوں سے بھی مدد لیں۔ انھیں اپنا مسئلہ سمجھائیں اور ان کے تعاون سے گلوخلاصی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

قادیانیت موجودہ دور کا ایک بڑا فتنہ ہے۔ یہ امت مسلمہ کے لیے ایک ناسور ہے۔ قادیانی بہت سرگرمی سے بھولے بھالے مسلمانوں کو بہکانے اور اپنے دامِ فریب میں گرفتار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لیے ان سے ہوشیار رہنے اور ان سے فاصلہ بنائے رکھنے کی ضرورت ہے۔ (مولانا رضی الاسلام ندوی)

مسجد میں نکاح کی تقریب

سوال: میری بیٹی کا نکاح تین برس قبل شرعی طور پر انجام دیا گیا۔ مسجد میں نکاح ہوا۔ غیر اسلامی رسوم، لین دین، جہیز وغیرہ سے اجتناب کیا گیا۔ اس وقت سے خاندان میں یہ موضوع زیر بحث ہے کہ مسجد میں نکاح کی تقریب منعقد کرنا کہاں تک جائز ہے؟ یہ تو نئی بدعت ہے۔ صحابۂ کرامؓ کے نکاح مسجد میں ہوئے ہوں، یہ ثابت نہیں ہے۔

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کو آسان بنانے کی ترغیب دی ہے۔ آپ کا ارشاد ہے: خَيْرُ النِّكَاحِ أَيْسَرُهُ (ابوداؤد: ۲۱۱۷) ''بہترین نکاح وہ ہے جو بہت سہولت اور آسانی سے انجام پائے''۔ اسی طرح آپؐ نے اس کا بھی حکم دیا ہے کہ نکاح کا اعلان کیا جائے اور اس کی تشہیر کی جائے، تاکہ آبادی کے لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ فلاں مرد اور عورت نکاح کے بندھن میں بندھ گئے ہیں۔ آپؐ کا ارشاد ہے: أَعْلِنُوا النِّكَاحَ (احمد: ۱۶۱۳۰) ''نکاح کا اعلان کرو''۔